REGD No L5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

270

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۞ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ الفضل

لاہور

یوم جمعہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ″
سہ ماہی ۷ ″
ماہوار ۲½ ″

فی پرچہ ۱؍

۱۸ ذی الحجہ سنہ ۱۳۷۰ھ

جلد ۳۹/۵ | ۲۱ تبوک ۱۳۳۰ ہش - ۲۱ ستمبر سنہ ۱۹۵۱ء | نمبر ۲۱۸

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

تکیہ بر اعمال خود بے عشق رویت ابلہی است
غافل از رویت نہ بیند روئے نیکی زینہار
در دمے حاصل شود نور ز عشق روئے تو
کاں نباشد سالکاں را حاصل اندر روزگار

تیرے عشق کے بغیر اپنے اعمال پر بھروسہ کرنا بے وقوفی ہے۔ جو تجھ سے غافل ہے وہ نیکی کا منہ ہرگز نہ دیکھے گا۔ تیرا عاشق ہوتے ہی فوراً ایسا نور حاصل ہوتا ہے۔ جو سالکوں کو اپنے طور پر ساری عمر میں بھی حاصل نہیں ہوتا۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۷، ۱۸ ستمبر۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

ربوہ ۱۸ ستمبر۔ حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا کے متعلق رپورٹ ملی ہے۔ کہ ضعف ہے۔ اور کمزوری ہے۔ احباب اس قیمتی وجود کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔

لنڈن ۲۰ ستمبر۔ اٹلی کے جاری شدہ قرضوں کی رقوم خطرناک طور پر بڑھ رہی ہیں۔ روم سے ایک اطلاع کے مطابق بجٹ میں خسارہ کی وجہ سے یہ رقوم ۱۱۷۰۰۰ لیرا سے بڑھ کر ۸۷۲۰۰۰۰ لیرا کو ہو گئی ہے۔

پنجاب میں کپاس فروخت کرنے کی ایک کوآپریٹو فیڈریشن کا قیام

لاہور ۲۰ ستمبر۔ آج شام لاہور میں پنجاب کے وزیر امداد باہمی سید علی حسین شاہ صاحب گردیزی نے امداد باہمی کے اصولوں پر کپاس فروخت کرنے والی ایک فیڈریشن کا افتتاح کیا۔ اس نئے ادارہ میں کپاس کی ۱۷ انجمنوں کے نمائندوں نے شرکت کی۔ اس ہر انجمن کو ایک ایک کپاس بیلنے کا کارخانہ الاٹ ہے۔ اس فیڈریشن کا ایک دفتر کراچی میں ہوگا۔ جو تمام انجمنوں کی طرف سے کپاس فروخت کا کاروبار کیا کریگا۔ یاد رہے اب تک ہر انجمن الگ الگ کاروبار کرتی تھی۔ جس سے نہ صرف بعض دفعہ اسے اپنے مال کی معقول قیمت نہیں ملتی تھی۔ بلکہ ایجنٹ بعض دفعہ بکری کی رقم بھی روک لیا کرتے تھے۔ خیال ہے۔ اس فیڈریشن کو کمیشن کے اس کاروبار میں دو لاکھ روپے کی آمد ہوگی۔ افتتاحی تقریر میں سید علی حسین شاہ صاحب گردیزی نے اس بات پر زور دیا۔ کہ جب دنیا یہ تسلیم کر چکی ہے کہ امداد باہمی کے اصول واقعۃً عوام کی اقتصادی مشکلوں کو حل کرنے کا بہترین ذریعہ ہیں۔ تو کیوں نہ اسے پاکستان میں اس کا جائز مقام دیا جائے۔ آپ نے بتایا۔ کہ حکومت پنجاب پیداوار کی نکاسی کا کام کرنے والی انجمنوں کی بھی ہر ممکن مدد کریگی۔

تین دنوں میں سترہ سو مہاجرین

کراچی ۲۰ ستمبر۔ پچھلے دنوں ہندوستان کے اکثر حصوں میں جو فرقہ دارانہ فسادات ہوئے ہیں۔ ان سے ہندوستان سے مظالم کے روندے ہوئے اور اپنے گھروں سے دھکیلے ہوئے مہاجرین کی پاکستان میں آمد میں اضافہ ہو گیا ہے۔ چنانچہ کھوکھراپار کے راستے آنے والے مہاجرین کے متعلق رپورٹ کے مطابق گذشتہ تین دنوں میں سترہ سو مہاجرین آئے ہیں۔

نوائے وقت کو دوبارہ جاری کیا جائے

کراچی ۲۰ ستمبر۔ کراچی کے آٹھ اخبار نویسوں نے ایک مشترکہ بیان میں پنجاب کے وزیر اعظم میاں محمد ممتاز دولتانہ سے درخواست کی ہے۔ کہ وہ روزنامہ نوائے وقت کے اجراء کی اجازت دے دیں۔

کیسانگ میں عارضی صلح کی بات چیت اس ہفتے کے آخر تک شروع ہو جائیگی

ٹوکیو ۲۰ ستمبر۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ کوریا کی جنگ کو عارضی طور پر بند کرنے کی بات چیت اس ہفتہ کے خاتمے سے پہلے پہلے ہی شروع ہو جائے گی۔ اس سلسلے میں آج کمیونسٹ کمانڈروں نے اقوام متحدہ کے سپریم کمانڈر کے نام ایک یادداشت میں فوری طور پر اس بات چیت کو شروع کرنے کے لئے زور دیا ہے۔ یہ یادداشت آج کمیونسٹوں کے رابطہ افسر نے اقوام متحدہ کے رابطہ افسر کو ملاقات کے وقت دی۔ — پیکنگ — آج پیکنگ ریڈیو نے بھی اس یادداشت کا مضمون نشر کیا۔ جس میں کہا گیا ہے۔ کہ بات چیت بلا تاخیر شروع کر دی جائے اور پہلے ہی اجلاس میں یہ فیصلہ ہو جائے۔ کہ کن لائنوں پر گفتگو ہوگی۔ پہلے ہی اجلاس میں ایک ایسا انتظام کیا جائے۔ جس سے کیسانگ کے علاقے کی غیر جانبداری یقینی ہو جائے۔ اس کے ساتھ ہی کمیونسٹوں نے اقوام متحدہ کی فوجوں پر جن خلاف ورزیوں کا الزام لگایا ہے۔ ان پر بھی غور کیا جائے۔ اس یادداشت میں اس امید کا بھی اظہار کیا گیا ہے۔ کہ اقوام متحدہ کی فوجوں کے سپریم کمانڈر اپنے رابطہ افسر کو یہ ہدایت کرینگے۔ کہ وہ جلد از جلد دوبارہ بات چیت کے لئے وقت اور تاریخ کی تعیین کی خاطر کمیونسٹ رابطہ افسروں سے مشورہ کریں۔

مگرمچھ کے آنسو نہ بہائیے

ڈھاکہ ۲۰ ستمبر۔ اقلیتی فرقہ کے لیڈر اور مشرقی بنگال اسمبلی کے مشہور صحافی مسٹر راؤ نے ایک بیان میں ہندوستانی اخباروں کی مشرقی بنگال کے ہندوؤں سے جزبہ ہمدردی کی جھوٹی خبروں کو بے بنیاد غلط اور شر انگیز بتاتے ہوئے تنقید کی ہے۔ کہ وہ ان کی حالت پر مگرمچھ کے آنسو نہ بہائیں۔ کیونکہ مشرقی بنگال میں ہندوؤں سے منصفانہ ہی نہیں۔ بلکہ نہایت فیاضانہ سلوک ہو رہا ہے۔

جاپان ایشیائی ممالک سے گہرے تعلقات پیدا کریگا

ٹوکیو ۲۰ ستمبر۔ جاپان کی سوشلسٹ پارٹی نے اعلان کیا ہے۔ کہ پارٹی کمیونسٹ چین اور ایشیائی ممالک سے گہرے تعلقات پیدا کرے گی۔ اور اس طرح اپنی بیرونی تجارت کو پھیلائے گی۔ پارٹی نے امن کے بعد کی اقتصادی پالیسی کا اعلان کرتے ہوئے کہا ہے۔ پارٹی ڈالر کے ملکوں سے بیرونی تجارت میں اضافہ کی خواہشمند ہے۔

سویڈن اقوام متحدہ کو فوجی افسر بھیجیگا

سٹاک ہالم ۲۰ ستمبر۔ اقوام متحدہ نے قیام امن کے سلسلے میں ممبر ممالک کے تعاون کی جو قرارداد پاس کی تھی۔ کہ فوجی افسروں کی ایک جماعت بنائی جائے۔ سویڈن نے اسی سلسلے میں اپنے فوجی ماہر بھیجنے سے انکار کر دیا ہے۔ ان افسروں کے سپرد ان فوجوں کی تنظیم و تربیت کی جائیگی۔ جو اقوام متحدہ کے حوالے کی جائیں گی۔

برطانیہ میں انتخابی قیاس آرائیاں

لنڈن ۲۰ ستمبر۔ یہاں کے سیاسی حلقوں کا خیال ہے۔ کہ مسٹر بیون اور ان کے ساتھیوں کے استعفوں نے صورت حال پیدا ہو گئی تھی۔ اسی نے مسٹر ایٹلی کو اگلے مہینے عام انتخابات کا اعلان کرنے پر مجبور کیا ہے۔ بعض خبروں میں اس اعلان کو برطانیہ کے وسیع اسلحہ سازی کے زبردست پروگرام اور اس کے اثرات سے بھی جوڑنے کی کوشش کی گئی ہے۔ رات رجعت پسند پارٹی کے لیڈر مسٹر چرچل نے لیبر حکومت کے اس اعلان پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔ برطانوی قوم کو پھر موقع مل گیا تاکہ وہ ایک ایسی حکومت قائم کرے۔ جو بہت سے بیرونی اور اندرونی مسئلوں کو کامیابی سے حل کر سکے۔

اطمینان افزا تبصرے

واشنگٹن ۲۰ ستمبر۔ یہاں کے سیاسی لیڈروں نے بھی اگلے مہینے میں ہونے والے عام برطانوی انتخابات پر نہایت اطمینان افزا تبصرے کئے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ انتخابات کا اتنا فائدہ ضرور ہوگا کہ ایک ایسی پارٹی کی حکومت بن جائے گی۔ جسے خاصی اکثریت حاصل ہوگی۔ اور جو عالمگیر فیصلوں کے لئے صحیح فیصلے اور پالیسی مرتب کر سکے گی۔

معاہدہ کی تنسیخ میں التواء

قاہرہ ۲۰ ستمبر۔ قاہرہ کے سیاسی حلقوں کا خیال ہے۔ کہ برطانیہ کے عام انتخابات کی وجہ سے یہ ممکن ہے۔ مصر و برطانیہ کے ۱۹۳۶ء کے معاہدہ کے منسوخ ہونے میں تاخیر ہو جائے۔ کیونکہ ان کا خیال ہے۔ کہ انتخابات کے بعد زیادہ مناسب طریقہ پر بات چیت ہو سکے گی۔ ان کے خیال میں برطانیہ کی موجودہ حکومت کوئی کسی قسم کی رعایت نہیں دے سکتی۔

پشاور ۲۰ ستمبر۔ حکومت سرحد نے ۲۰ بجلی سے چلنے والی کھڈیاں اسی غرض سے منگوانے کا آرڈر دیا ہے۔ تاکہ صوبے کے عوام کو کپڑا بننے کے جدید طریقوں کو تربیت دی جائے۔ ۱۱۰ کھڈیوں کو صوبے کے مختلف مقامات پر نصب کیا جائیگا۔ دو کھڈیاں صوبے میں پہنچ بھی چکی ہیں۔ (ریڈیو پاکستان)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس لاہور میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

الجواب لمن يريد الحرب

اس شخص کو جواب جو جنگ کا خواہاں ہے

— از مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس سابق مبلغ بلاد عربیہ و انگلستان —

يُلَاطِمُ عَدْلٌ بَيْنَ اَهْوَاءِ الْاَقَاوِيْمِ

(آج) عدل قوموں کی خواہشات کے درمیان تھپیڑے کھا رہا ہے

كَمَا يُلَاطِمُ جِذْعٌ فِي الْعَلَاجِيْمِ

جیسا کہ درخت کا تنا سمندر کی موجوں میں تھپیڑے کھاتا ہے

فُقِدَ الْوَفَاءُ فَلَمْ يُوْجَدْ لَهٗ اَثَرٌ

وفا گم ہو گئی ہے اب اس کا کوئی نشان موجود نہیں

اِنَّ الْاَخِلَّاءَ عَادُوْا كَالْغَيَالِيْمِ

جو دوست تھے وہ لگڑبگڑ کی طرح ہو گئے۔

تَشَذَّرَ نَهْرُوْ لِلْقِتَالِ فَاِنَّنَا

پنڈت نہرو جنگ کے لئے تیار ہوئے ہیں۔ تو ہم بھی

نَأْتِيْ بِفَيْلَقٍ اَبْطَالٍ مَقَادِيْمِ

ایسے نوجوان بہادروں کے عظیم الشان لشکر لائینگے جو بہت آگے بڑھنے والے ہونگے

بَوَاسِلُ هَجَّامُوْنَ فِيْ حَوْمَةِ الْوَغٰى

جو شیروں کی مانند ہیں اور شدت کی لڑائی میں حملہ کرنیوالے ہیں

قُتُلُ الْعَدُوِّ وَقُطَّاعُ الْحَلَاقِيْمِ

وہ دشمن کو بہت قتل کرنے والے اور گلے کاٹنے والے ہیں

صَوَارِمُ مِنْ صَمِيْمِ الْقَوْمِ كُلُّهُمْ

وہ تلواروں اور شیروں کی طرح ہیں۔ وہ سب کے سب قوم کا خالص حصہ ہیں

صِيْدٌ كِرَامٌ وَّاَبْنَاءُ الْمَقَاحِيْمِ

وہ اپنی بڑائی کی وجہ سے گردنیں تنی ہوئی رکھتے ہیں، وہ شریف اور شدائد ومصائب برداشت کرنیوالوں کی اولاد ہیں

قَوْمٌ اِذَا عَاهَدُوْا يُوْفُوْنَ عَهْدَهُمْ

وہ ایسے لوگ ہیں جب وہ کوئی عہد کریں تو اپنے عہد کو پورا کرتے ہیں

فِيْهِمْ كَثِيْرُوْنَ مِنْ قُرَّاءِ حَامِيْمِ

ان میں بہت سے قرآن مجید کو پڑھنے والے ہیں۔

مَشْيَ السَّبَنْتَي اِلَى الْهَيْجَاءِ تَنْظُرُهُمْ

تو انہیں لڑائی کی طرف چیتے کی طرح بخترانہ چال چلتے ہوئے دیکھے گا

وَانْذَاعَ صِيْتُهُمْ بَيْنَ الْاَقَالِيْمِ

اور ان کی سپاہیانہ شہرت تمام ممالک میں پھیلی ہوئی ہے۔

لَا الْبَحْرُ يَمْنَعُهُمْ تَنْفِيْذَ عَزْمِهِمْ

نہ سمندر ان کے عزم کو پورا کرنے سے روک سکتا ہے۔

وَلَا اُوَامٌ وَّاَيْنٌ فِي الدَّيَامِيْمِ

اور نہ پیاس اور تکان وسیع صحراؤں اور جنگلوں میں

اِنَّ السِّبَاعَ اِذَا عَلِمَتْ خُرُوْجَهُمْ

جب درندوں اور وحشی جانوروں کو ان کے جنگ کیلئے نکلنے کا علم ہوتا ہے

خَرَجَتْ اَصَارِيْمُهَا تَتْلُوَ الْاَصَارِيْمِ

تو وہ گروہ در گروہ اپنے غاروں سے مقتولوں کا گوشت کھانے کیلئے نکل آتے ہیں

سَعٰى لِيَاقَةُ سَعْيًا بَعْدَهٗ ظَفَرٌ

وزیر اعظم لیاقت علیخاں صاحب اور ان کے علاوہ وزیر خارجہ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے کوشش کی

لِلسِّلْمِ بِالْقَوْلِ جَهْرًا وَّالْمَرَاسِيْمِ

صلح کے لئے تقریروں اور بیانات اور سرکاری خط وکتابت کے ذریعہ

فَلَيْسَ فَخْرٌ عَلٰى ظُلْمٍ يَجُوْزُ لَهٗ

اس کے لئے ظلم پر فخر کرنا مناسب نہیں

يُبَادُ كُلُّ غَشُوْمٍ كَالْجَرَاثِيْمِ

کیونکہ ہر ظالم جراثیم کے ہلاک کرنے کی طرح تباہ کیا جاتا ہے۔

فَلْيَنْتَظِرْ كُلٌّ مَغَبَّةَ فِعْلِهٖ

پس ہر شخص کو اپنے فعل کے انجام کا انتظار کرنا چاہیئے

فَكُلُّ فِعْلٍ مَنُوْطٌ بِالْخَوَاتِيْمِ

کیونکہ ہر فعل اپنے خواتیم یعنی آخری انجام کے ساتھ وابستہ ہے

تعلیم الاسلام کالج لاہور کے طلبہ کو اطلاع

طلبہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ تعلیم الاسلام کالج انشاء اللہ العزیز ۲۴ ستمبر بروز پیر آٹھ بجے صبح کھلے گا۔ اس لئے طلبہ کو ۲۳ ستمبر کی شام تک لاہور میں پہنچ جانا چاہیئے۔ تاکہ وقت پر پڑھائی میں شریک ہو سکیں۔

(پرنسپل)

رسالہ الفرقان کے متعلق اطلاع

ماہ ستمبر کا رسالہ الفرقان شائع ہو رہا ہے۔ اس میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے قیمتی گرامی نامہ کے علاوہ جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ کا عربی زبان کے ام الالسنہ ہونے پر تحقیقی مقالہ شائع ہو رہا ہے۔ جناب مولانا شمس صاحب کی طرف سے مستشرقین کے دو اعتراضوں کا جواب دیا گیا ہے۔ جناب شیخ عبد القادر صاحب بائیبل سکالر کا ایک نہایت دلچسپ مضمون چھپ رہا ہے آریوں کے اعتراضات کا جواب، بہائیوں کی تردید، بعض آیات کی صحیح تفسیر اور عربی زبان کے سکھانے کے لئے اسباق ایڈیٹر کی طرف سے شائع ہو رہے ہیں۔ علاوہ ازیں دو عربی مضمون بھی ہیں۔ پریس کی دقت کی وجہ سے رسالہ دو تین دن لیٹ ہو گیا ہے۔ بہت جلد خریدار اصحاب اور ایجنٹ صاحبان کو پہنچ رہا ہے جو دوست ابھی تک خریدار نہیں۔ فی الفور پانچ روپے ارسال کر کے اس قیمتی رسالہ کے خریدار بن جائیں۔ نمونہ کے لئے آٹھ آنہ کے ٹکٹ ارسال فرمائیں۔

(مینیجر رسالہ الفرقان احمد نگر ضلع جھنگ)

اپنے بچوں کو تعلیم الاسلام کالج میں داخل کیجئے

داخلہ ۲۴ ستمبر سے شروع ہوگا۔ بی اے بی ایس سی۔ ایم اے ایم ایس سی میں کالج میں پڑھائے جانے والے مضامین کے علاوہ یونیورسٹی کلاسز کے جملہ مضامین بھی لئے جا سکتے ہیں۔

فرسٹ ایئر ایف اے ایف ایس سی میں داخلہ کے لئے صرف ۲۴ ستمبر کا دن مخصوص ہے۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج لاہور)

روزنامہ — الفضل — لاہور
۲۱ ستمبر ۱۹۵۱ء

271

قتلِ مرتد پر عقلی بحث

آخری قسط

مودودی صاحب نے قتل مرتد کے مسئلہ پر جتنی عقلی بحث فرمائی ہے اس کو پڑھنے سے ہر صاحب غور طبیعت اس نتیجہ پر پہونچے گی۔ کہ اسلام میں نفس ارتداد کی سزا قطعاً ایسی نہیں جو کوئی انسانی عدالت خواہ وہ کتنی بھی اسلامی ہو دے سکتی ہے۔ آپ نے جتنی بھی مثالیں دی ہیں۔ ان میں مشترک اصول یہی ہے۔ کہ ایک منظم سوسائٹی یہ برداشت نہیں کرسکتی۔ کہ اس میں داخل ہو کر لوگ نکل نکل جائیں۔ اور اس طرح سوسائٹی کی ہستی کو خطرہ میں ڈالیں۔ اور اس کی تنظیم کو درہم برہم کردیں۔

جہاں تک دنیاوی سوسائٹیوں اور حکومتوں وغیرہ کا تعلق ہے۔ ہر سوسائٹی اور ہر حکومت کے لئے امکانی اختیار ہے۔ کہ وہ جس طرح کا قانون سوسائٹی یا حکومت کے نظام سے باہر رہنے والوں کے لئے چاہے بنائے۔ اور جو سزا چاہے ان کے لئے تجویز کرے جو شخص کسی ایسی سوسائٹی یا نظام حکومت میں شامل ہوتا ہے۔ یا پیدائشی طور پر ایسی سوسائٹی یا نظام حکومت کا رکن سمجھا جاتا ہے۔ اس پر اس دنیاوی معاہدہ کی پابندی لازمی ہے۔ جس معاہدہ کے رو سے خواہ وہ تحریری ہو یا رواجی وہ اس سوسائٹی یا نظام حکومت کا رکن ہے۔ اس معاہدہ میں اس کے لئے دنیاوی فوائد بھی ہیں اور فرائض بھی اس لئے اگر کوئی سوسائٹی یا نظام حکومت ایسا قانون رکھتا ہے۔ جس کے رو سے ایک دفعہ رکن بن جانے کے بعد اس سے نکلنا ناممکن ہو جاتا ہے۔ اور چونکہ یہ قانون بھی اس تحریری یا رواجی معاہدہ کا ہی جزو ہے۔ اس کی پابندی یا اس پر عمل درآمد کی شکایت نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ اس معاہدہ کے رو سے جو حقوق اسکو حاصل ہیں۔ وہ ان فرائض کا بدل ہیں۔ جو اسی معاہدہ کے رو سے اس پر عائد ہوتے ہیں۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ دنیاوی سوسائٹیاں یا نظامہائے حکومت ایسا قانون کیوں بناتے ہیں۔ اس کا جواب مودودی صاحب نے بڑی وضاحت سے بیان کیا ہے۔ جس کا ماحصل ہم ابھی اوپر دے چکے ہیں کہ ایک منظم سوسائٹی یہ برداشت نہیں کرسکتی کہ اس میں داخل ہو کر لوگ نکل نکل جائیں۔ اور اس کی مشق کے لئے ان لوگوں سے زیادہ خطرناک ثابت ہوا۔ جو اس میں داخل ہی نہیں ہوئے۔

یہ تو ممکن ہے کہ ایک خالص دنیاوی سوسائٹی یا خالص دنیاوی نظام حکومت یہ قانون بنالے کہ جو اس سے نکلے خواہ وہ کوئی جارحانہ اقدام سوسائٹی یا نظام حکومت کے خلاف کرے یا نہ کرے۔ اس کو سزا دی جائے گی۔ اگرچہ یہ سراسر بے انصافی ہی کیوں نہ ہو۔ مگر ایک مومن کی عقل کسی طرح یہ نہیں مان سکتی۔ کہ ایک اسلامی حکومت محض ایسے امکانی جرم کی سزا قتل یا اور کوئی سزا تجویز کرسکتی ہے۔ اس لئے مودودی صاحب کی تمام عقلی بحث سے جو کچھ ثابت ہوتا ہے۔ وہ یہی ہوتا ہے کہ اسلام میں نفس ارتداد کی سزا تو دراصل کوئی نہیں ہے۔ لیکن اسلام بھی نعوذ باللہ دوسری دنیاوی منظم سوسائٹیوں اور نظام ہائے حکومت کی طرح محض امکانی جرائم کی سزا مقرر کرتا ہے۔ جو صریحاً اسلامی تعلیم کے خلاف ہے۔

اگرچہ یہ بھی مشکوک ہے کہ دنیاوی سوسائٹیاں یا دنیاوی نظامہائے حکومت بغیر مخالفانہ فعل کے سزا دیتے ہیں۔ لیکن بالفرض ایسا ہو بھی تو اس اصول کا اطلاق اسلامی قانون پر کرنا اسلام پر ایک بہت بڑا اتہام ہے۔ جس کی تردید قرآن کریم کا حرف حرف اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی ایک ایک حرکت کرتی ہے۔

وہ اسلام جس نے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو عبد اللہ بن ابی جیسے رئیس المنافقین کو برداشت کرنا سکھایا۔ اور جب خود اس کے اپنے بیٹے نے اسے قتل کرنے کی درخواست کی۔ تو آپ نے اس کی درخواست مسترد کردی۔ اس اسلام پر یہ اتہام باندھنا کہ وہ ایک مرتد کے لئے صرف اس خوف پر قتل کی سزا تجویز کرتا ہے۔ کہ وہ اسلامی سٹیٹ کے لئے اور اسلامی منظم سوسائٹی کے لئے کافر سے بھی بڑھ کر خطرناک ثابت ہوسکتا ہے۔ کتنا عظیم ظلم ہے؟

مودودی صاحب کی تمام عقلی بحث کا ماحصل یہ ہے۔ کیا اس سے ثابت نہیں ہوتا کہ مودودی صاحب جو نفس ارتداد کے لئے سزائے قتل ثابت کرنے کے لئے کھڑے ہوئے تھے۔ انہوں نے آخر میں جو کچھ عقلاً ثابت کیا ہے وہ صرف اتنا ہے کہ اسلام بھی دنیاوی سوسائٹیوں اور دنیاوی نظام ہائے حکومت کے قوانین کی طرح محدود دین ہے۔ نعوذ باللہ ہے بہت نامعقول دین ہے۔ یہ دین رب العالمین اور الرحمن الرحیم کا بنایا ہوا نہیں ہے۔ بلکہ محض ایک خود غرض ہٹلر اور سٹالین یا ایک جمہوری دستور ساز اسمبلی کا بنایا ہوا ہے۔ جس کے پیش نظر صرف اپنے دلوں کی بہبودی ہے۔ اور جو تمام دنیا کے علی الرغم صرف اپنے ملک کی اغراض کو پیش نظر رکھتی ہے۔

اللہ تعالےٰ کے دین کے ساتھ یہ مذاق نہیں تو اور کیا ہے؟ اپنے دین کی یہ توجیہات سنکر وہ قادر مطلق خدا آسمان پر ضرور اپنے فرشتوں سے کہہ رہا ہوگا۔ کہ ؏

دیں مرا یہ مودودی کہ برد

جیسا کہ ہم نے کل عرض کیا تھا مودودی صاحب نے اپنی عقلی یا نامعقول بحث میں نہایت جذباتی باتیں اور شاعرانہ تعلیاں بھی نقش آرائے قرطاس فرمائی ہیں۔ ایک جگہ آپ فرماتے ہیں۔

"البتہ یہاں اس حقیقت کو پھر ذہن نشین کرلینا چاہیئے کہ جماعتی نظم کے لئے اس تدبیر کو صحیح قرار دینے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہر جماعتی نظم کے لئے اس تدبیر کا استعمال برحق ہے۔ قطع نظر اس سے کہ وہ بجائے خود صالح ہو یا فاسد یہ چیز حق صرف اس جماعتی نظم کے لئے ہے جو اپنی ذات میں صالح ہو۔ رہا ایک فاسد نظام تو جیسا کہ ہم پہلے کہہ چکے ہیں۔ اس کا وجود بجائے خود ایک ظلم ہے۔ اور اگر وہ اپنے اجزا کو سمائے رکھنے کے لئے جابرانہ قوت استعمال کرے تو یہ اس سے زیادہ بڑا ظلم ہے۔"

(مرتد کی سزا اسلامی قانون میں صلا)

اس کا مطلب یہ ہے کہ ناحق کرنے کا بھی حق اگر ہے تو صرف حق کو حاصل ہے ناحق کو ناحق کرنے کا حق نہیں۔ یہاں مودودی صاحب نے قتل مرتد کی معقولیت ثابت کرنے کے لئے جو دنیاوی سوسائٹیوں اور دنیاوی حکومتی نظاموں کی مثالیں دی تھیں۔ ان سب پر خود ہی پانی پھیر دیا ہے۔ اور فرماتے ہیں کہ ان کا جبراً باہر جانے والوں کو روکنا اس۔ لئے جائز نہیں کہ وہ حق پر نہیں ہیں۔ ان کو جبر کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ یہ طرۂ امتیاز تو صرف اسلام کے لئے خاص ہے۔ کیونکہ وہ حق ہے اور حق جو چاہے کرسکتا ہے۔ یعنی اسلام تلوار کی نوک پر بھی پھیلایا جاسکتا ہے۔ باطل کا یہ کام نہیں عام متداول قرآن کریم خواہ کچھ کہے مودودی صاحب کے پاس خدا جانے کونسا ایڈیشن ہے۔ کہ جس میں لکھا ہے۔ کہ ایک ظلم کا فعل اگر ناحق کرے۔ تو ناحق ہوگا۔ اور حق کرے تو حق ہوگا۔ اور وہ اس لئے کہ جب ناحق وہ ظلم کا فعل روا رکھتا ہے۔ تو حق کیوں نہ روا رکھے۔

کتنا اعلےٰ اصول ہے اور کتنا معقول اور منطقی استدلال!!!

ایک دوسری جگہ آپ فرماتے ہیں۔

"سچی بات یہ ہے کہ اسلام کے لئے وہ گھڑی بہت منحوس تھی جب کفار کی نگاہ میں وہ اتنا بے ضرر بن گیا کہ اس کی دعوۃ و تبلیغ کو وہ بخوشی گوارا کرنے لگے۔ اور قانون کفر کی حفاظت و نگرانی میں اسے پھیلنے کی پوری سہولتیں بہم پہونچنے لگیں۔ اسلام کے ساتھ کفر کی یہ رعایتیں حقیقت میں خوش آئند نہیں ہیں۔ یہ تو اس بات کی علامت ہیں کہ اسلام کے قالب میں اس کی روح موجود نہیں رہی ہے۔ ورنہ آج کے کافر کچھ نمرود و فرعون اور ابوجہل و ابولہب سے بڑھ کر نیک دل نہیں ہیں کہ اس مسلم نما قالب میں اسلام کا اصلی جوہر موجود ہو۔ اور پھر بھی وہ اسے اپنی سرپرستی و حمایت سے سرفراز کریں یا کم از کم اسے پھیلنے کی آزادی ہی عطا کردیں۔ جب سے ان کی عنایات کی بدولت اسلام کی دعوت محض گلزار ابراہیم کی گلگشت بن کر رہ گئی۔ اسی وقت سے اسلام کو یہ ذلت نصیب ہوئی کہ وہ ان مذاہب کی صفت میں شامل کردیا گیا۔ جو ہر ظالم نظام تمدن و سیاست کے ماتحت آرام کی جگہ پاسکتے ہیں بڑی مبارک ہوگی۔ وہ ساعت جب یہ رعایتیں واپس لے لی جائیں گی۔ اور دین حق کی طرف دعوت دینے والوں کی راہ میں پھر آتش نمرود حائل ہو جائے گی۔ اسی وقت اسلام کو وہ سچے پیرو اور داعی ملیں گے۔ جو طاغوت کا سرپنجا کرکے حق کو اس پر غالب کرنے کے قابل ہوں گے۔"

(مرتد کی سزا اسلامی قانون میں صہ۸۵-۸۶)

یہ سچی بات جو مودودی صاحب نے فرمائی ہے محض ایک شاعرانہ تعلی ہے۔ اس کو اسلام کی تعلیم سے قطعاً کوئی تعلق واسطہ نہیں۔ جس چیز کو آپ اسلام کے لئے خطرناک بتا رہے ہیں۔ دراصل یہ اسلام کی فتح ہے۔ اسلام میں جہاد کے آغاز کی وجہ یہی ہے۔ قتال کی اجازت مسلمانوں کو اس لئے دی گئی تھی کہ کفار نے تلوار سے اسلام کو دبانا چاہا تھا۔ اسی ظالمانہ فضا کو دنیا سے مٹانے کے لئے اسلام نے تلوار اٹھائی تھی۔ اب جب وہ روادارانہ فضا جسے برپا کرنے کے لئے اور جس میں جبر نہیں بلکہ عقل و علم سے دین اختیار کرنے کی سہولتیں پیدا ہوتی ہیں۔ جس کے لئے اسلام کفر کے استبدادی طریقوں سے جنگ آزما ہوا کسی حد تک دنیا میں پیدا ہوگئی ہے۔ تو مودودی صاحب کا مریض دماغ الٹ سوچنے پر مجبور ہوگیا ہے۔ قرآن کریم تو کفار کے لئے فرماتا ہے۔

فصدوا عن سبیلہ - انھم ساء ما کانوا یعملون (توبہ ۹)

یعنی کفار نے اللہ تعالےٰ کے راستہ سے روکا یقیناً وہ ایسے ہیں کہ انہوں نے جو یہ کی بُرا کیا۔ اللہ تعالےٰ تو فرماتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کی راہ سے کفار کا روکنا بُری بات ہے۔ لیکن مودودی صاحب فرماتے ہیں یہ تو بڑی اچھی بات ہے۔ اللہ تعالےٰ نعوذ باللہ اتنا نہیں سمجھ سکتا۔ جتنا میں سمجھتا ہوں۔

(باقی صہ۸ پر)

عقیدہ ختم نبوت اور مولانا جلال الدین رومیؒ

(از مکرم احمد دین صاحب پلیڈر گجرات)

مولانا جلال الدین صاحب رومی جن کو مولوی معنوی بھی کہتے ہیں مشہور عارف باللہ صاحب حال اور ظاہری و باطنی علوم کے ماہر فاضل اجل گزرے ہیں جن کو تمام ممالک اسلامیہ کے رہنے والے عزت و احترام کے ساتھ یاد کرتے اور اولیاء و اصفیائے کرام میں سے متصور کرتے ہیں۔ اور ان کی مشہور کتاب مثنوی کو شوق سے پڑھتے اور اس سے محظوظ ہوتے ہیں۔

مولوی جامی جو مشہور عالم علوم ظاہریہ و باطنیہ تھے ان کی مثنوی کے متعلق لکھتے ہیں ؎

مثنوی مولوی معنوی ۔ ہست قرآں در زبان پہلوی
من چہ گویم وصف آں عالی جناب
نیست پیغمبر و لے دارد کتاب

یہ دونوں شعر مثنوی کے ٹائیٹل پیج پہ درج ہیں شمس العلماء مولوی شبلی نعمانی اپنی کتاب "سوانح مولوی روم" میں لکھتے ہیں:۔

"مولانا نے طالب علمی ہی کے زمانہ میں فقہ حدیث اور معقولات میں ایسا کمال حاصل کیا کہ جب کوئی مشکل مسئلہ پیش آتا اور کسی سے حل نہ ہوتا تو لوگ ان کی طرف رجوع کرتے۔"

یہ قطعی امر ہے کہ مولانا نے تمام علوم درسیہ میں نہایت اعلےٰ درجہ کی مہارت پیدا کی تھی۔ جواہر مضیہ میں لکھا ہے "کان عالماً بالمذھب واسع الفقہ عالماً بالخلاف وانواع العلوم" (یعنی آپ کئی علوم کے ماہر اور تمام مذاہب کے عالم تھے۔ ان کا فہم اور وجدان بہت وسیع تھا۔ علم کلام و مناظرہ میں ید طولےٰ رکھتے تھے)

مولانا کی ریاضت اور مجاہدہ حد سے بڑھا ہوا تھا۔ نماز میں نہایت استغراق ہوتا تھا۔ فارسی زبان میں جس قدر کتابیں نثر یا نظم میں لکھی گئی ہیں کسی میں ایسے دقیق نازک اور عظیم الشان مسائل اور اسرار نہیں ملتے جو مثنوی میں کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ فارسی پہ موقوف نہیں اس قسم کے نکات اور حقائق کا عربی تصنیفات میں بھی مشکل سے پتہ لگتا ہے۔

مثنوی صرف تصوف ہی نہیں بلکہ عقائد اور علم کلام کی بھی عمدہ ترین کتاب ہے۔ موجودہ علم کلام کی بنیاد امام غزالی نے قائم کی اور امام رازی نے اس عمارت کو عرش کمال تک پہنچا دیا۔ اس وقت سے آج تک سینکڑوں کتابیں لکھی جا چکی ہیں۔ یہ سارا دفتر ہمارے سامنے ہے۔ لیکن انصاف یہ ہے کہ مسائل عقائد جس خوبی سے مثنوی میں ثابت کئے گئے ہیں۔ یہ تمام دفتر اس کے آگے ہیچ ہے۔"

(صفحہ ۱۰۴ سوانح مولوی روم مؤلفہ شمس العلماء مولوی شبلی نعمانی)

یہ تمہید مولانا کی اعلےٰ شخصیت اور کمال اور تبحر علمی کو ظاہر کرنے کے لئے لکھی گئی ہے۔ تاکہ ناظرین یہ خیال نہ فرمائیں کہ مثنوی ایک شاعرانہ کلام ہے اور قابل توجہ و اعتماد نہیں ہے۔

اب مولانا کے وہ خیالات و اعتقادات جو انہوں نے حقیقت وحی اور اجراء و ختم نبوت کے متعلق ظاہر کئے ہیں۔ انہی کے الفاظ میں مع ترجمہ مطلب خیز درج کئے جاتے ہیں۔ امید ہے صوفیان صافی۔ سجادہ نشینان روشن ضمیر اور علماء عظام عقلمند ٹھنڈے دل سے غور فرما کر اصل حقیقت تک پہنچ جائیں گے۔

مولانا وحی کی حقیقت کے متعلق فرماتے ہیں۔

پنبۂ وسواس بیروں کن ز گوش
تا بگوشت آید از گردوں خروش

وساوس کی روئی کان سے نکال دے تاکہ آسمان سے تیرے کان میں آواز آئے۔

تا کنی فہم آں معماہاش را
تا کنی ادراک رمز فاش را

تاکہ تو خدا کے بھیدوں کو سمجھ سکے۔ اور تاکہ تو اس کے صاف اشارہ کو پا سکے۔

پس محل وحی گردد گوش جاں
وحی چہ بود گفتن از حس نہاں

اگر تو وساوس سے پاک ہو جائے گا تو پھر تیری روح کے کان میں وحی کا نزول ہوگا وحی کیا ہے۔ مخفی حس یعنی قلبی حس کا قول ہے۔

قرآن مجید میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے نزل بہ الروح الامین علیٰ قلبک یعنی روح الامین نے تیرے دل پہ وحی قرآن کو نازل کیا ہے۔

مولانا امت محمدیہ میں نبوت کے اجراء و حصول کی نسبت یوں ارشاد فرماتے ہیں۔

عقل کل و نفس کل مرد خداست
عرش و کرسی را مداں کز وے جداست

جو مرد خدا یعنی مقرب الٰہی ہے۔ اس کی عقل اور روح سب سے برتر ہے اور عرش اور کرسی اس سے جدا نہیں ہے۔

مظہر حق است ذات پاک او
رو بجو حق را دراز دیگر مجو

اس مرد خدا کی پاک ذات خدا کی مظہر ہے۔ یعنی خدا کی ہستی یقینی طور پہ اسی کے وجود سے ثابت ہوتی ہے۔ جا اسی سے حق کو ڈھونڈھ اور کسی دیگر سے مت ڈھونڈ۔

عقل جزوی عقل را بدنام کرد
کام دنیا مرد را بے کام کرد

جزوی عقل یعنی کم عقل نے عقل کو بدنام کر دیا ہے اور دنیا کی حرص نے آدمی کو ناکام کر دیا ہے

آں ز صیدی حسن صیادی ببرید
ویں ز صیادی غم جدی کشید

عقل کل نے جدی اختیار کی یعنی خدا کی راہ میں اپنے نفس کو قربان کر دیا اور اس کے نتیجہ میں اچھا شکاری بن گیا۔ یعنی کئی روحیں اس پہ قربان ہو گئیں۔ اور یہ کم عقل اپنے خیال میں شکاری بنا۔ مگر ناکام ہو کر اوروں کا شکار بن کر غمناک ہوا۔

ہر خیال و حیلہ کم کن تا ورا
کہ غنی رہ کم دہد مکار را

تو خیال اور حیلہ سازی کا تانا بانا مت بن کیونکہ خدا کی ذات بے پرواہ ہے اور وہ مکار حیلہ ساز کو راہ راست پہ پہنچنے کی توفیق نہیں دیتا۔

مکر کن در راہ نیکو خدمتے
تا نبوت یابی اندر امتے

اچھی خدمت کے راستہ میں کوشش اور تدبیر سے کام لے۔ اگر تو ایسا کرے گا تو امتی ہو کر تو نبوت حاصل کرے گا۔

عقل کامل را قرین کن با خرد
تا کہ باز آید خرد زاں خوئے بد

اپنی عقل کو عقل کامل (عقل کل) یعنی مرد خدا کے سامنے پیش کر۔ یعنی مرد کامل کی صحبت اختیار کر۔ تاکہ تیری عقل بری عادت سے باز آجائے۔

چونکہ دست خود بدست او نہی
پس ز دست آکلاں بیروں جہی

جب تو اس مرد کامل کے ہاتھ پہ بیعت کرے گا تو پھر تو کھا جانے والوں یعنی تباہ کرنے والوں کے ہاتھ سے نجات پا جائے گا۔

دست تو از اہل آں بیعت شود
کہ ید اللہ فوق ایدیھم بود

تیرا ہاتھ ان بیعت کرنیوالوں میں سے ہوگا جن کے متعلق قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ ان کے ہاتھوں پہ خدا تعالےٰ کا ہاتھ تھا

چوں بدادی دست خود در دست پیر
پیر حکمت کو علیم است و خبیر

کو نبی وقت خویش است اے مرید
زانکہ زو نور نبی آید پدید

در حدیبیہ شدی حاضر بدیں
واں صحابہ بیعتی را ہم قریں

پس زدہ یار مبشر آمدی
ہمچو زر دہ دہی خالص شدی

اگر تو اس پیر مرد خدا کے ہاتھ میں ہاتھ دے گا جو سراپا حکمت و معرفت اور خدا سے خبر پانیوالا یعنی ملہم اور اپنے وقت کا نبی ہے۔ کیونکہ اس سے نبی کے نور کا ظہور ہوتا ہے۔ تو پھر تو اسے سمجھ لے کہ تو دینی طور پہ حدیبیہ میں حاضر ہوگا جہاں صحابہ بیعت کر رہے تھے۔ پس تو عشرہ مبشرہ میں سے ہو جائے گا۔ اور خالص سونے کی طرح کندن ہو جائے گا۔

خاتم النبیین کے معنے کے متعلق مولانا یوں فرماتے ہیں:۔

معنے نختم علیٰ افواھھم
ایں شناس ایں است راہ رو را مہم

آیہ کریمہ الیوم نختم علیٰ افواھھم (جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اس دن ہم ان کے چہروں پہ مہر لگا دیں گے) کے معنے یہ سمجھ جو میں تم کو بتلاتا ہوں۔ یہ راہ دین پہ چلنے والے (سالک) کے لئے بڑا اہم مسئلہ ہے۔

تا ز راہ خاتم پیغمبراں
بو کہ برخیزد ز لب ختم گراں

تاکہ حضرت خاتم الانبیاء کے دین کے راستہ سے ایک بھاری بندش اور روک ٹوک میرے کلام سے دور ہو جائے۔

ختمہائے کانبیاء بگذاشتند
آں بدین احمدی برداشتند

جو بندشیں روحانی فیوض پہ اگلے نبی چھوڑ گئے تھے اور ان کو کھولا نہیں تھا وہ احمد یعنی پیغمبر خدا کے دین میں رفع ہو گئی ہیں

قفلہائے ناگشادہ ماندہ بود
از کف انا فتحنا برکشود

روحانی فیوض پہ قفل لگے ہوئے تھے اور ان کو کھولا نہیں گیا تھا۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انا فتحنا (آیہ کریمہ انا فتحنا لک فتحاً جس کا ترجمہ ہے کہ ہم نے تم کو بھاری فتح دی اور مشکلات حل ہو گئے۔) کے ہاتھ سے ان کو کھول دیا۔ اور فیوض روحانی جاری ہو گئے۔۔۔۔۔۔

بہر ایں خاتم شد است او کہ بجود
مثل او نے بود نے خواہند بود

آپ خاتم اس لئے ہوئے کہ فیض رسانی اور بخشش میں آپ جیسا کوئی پہلے نبی ہوا ہے اور نہ آئندہ آپ جیسے ہوں گے۔

چونکہ در صنعت برد استاد دست
تو نگوئی ختم صنعت بر تو است

یعنی جب کوئی استاد صنعت اور دستکاری میں کمال پیدا کرتا اور پیش دستی حاصل کرتا ہے تو اس کو یہ نہیں کہ استاد تجھ پہ صنعت اور دستکاری ختم ہے۔ یعنی تجھ جیسا کوئی دیگر کاریگر نہیں ہے۔

(باقی صفحہ ۷ پر)

272

یاد ایام

آج سے پینتالیس ۴۵ سال قبل

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی ایک پُر معارف تقریر

"شرک اور اسکی بیخ کنی"

آج سے پینتالیس سال قبل یعنی حضرت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہد مبارک میں جلسہ سالانہ ۱۹۰۶ء کے موقع پر ہمارے موجودہ امام سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے مندرجہ ذیل تقریر فرمائی تھی۔

واضح ہے اسوقت حضور ایدہ اللہ کی عمر صرف سترہ برس کی تھی، حضور کی یہ تقریر اخبار بدر مورخہ ۱۲ر جنوری ۱۹۰۷ء سے نقل کی جا رہی ہے۔

اس وقت آپ لوگوں کے سامنے شرک پر کچھ بولنا چاہتا ہوں

شرک ایک ایسی بلا ہے

جو کہ بنی نوع انسان کے ساتھ شروع زمانہ سے آج تک لگی ہوئی ہے۔ نہ اس نے انسان کا پیچھا چھوڑا۔ اور نہ انسان نے اس کا۔ ہر ایک زمانہ میں ایسے لوگ خدا کی طرف سے مامور ہو کر آتے رہے ہیں۔ جو شرک کو پامال کریں۔ اور توحید کو دنیا میں پھیلائیں۔ لیکن انسان جس کو کہ ایک حد تک خدا تعالےٰ نے آزادی دی ہے۔ آج تک اس مرض کو اپنے دل میں چھپاتا رہا ہے۔ گو بہتوں نے ہدایت پائی اور شہید اور صدیقین کا مرتبہ پایا۔ مگر پھر بھی دنیا میں ایک بڑی تعداد ایسی رہی ہے۔ جنہوں نے شرک کو نہیں چھوڑا۔ اور جبکہ خدا تعالےٰ ایک قوم کی طرف نبی کو بھیجکر اس کی اصلاح کرتا ہے اور وہ ایک مدت کے بعد جب اُن تمام انعامات الٰہی کو جو ان پر وقتاً فوقتاً ہوئے ہیں اپنی کوششوں اور سعی پر محمول کر کے خدا تعالےٰ سے روگردانی کرتے ہیں۔ تو اس وقت جو پہلی برائی اُن کے دل میں پیدا ہوتی ہے وہ شرک ہے۔ اسی واسطے جو نبی دنیا کی اصلاح کے لئے آتا ہے اس کو سب سے سخت اور سب سے پہلے شرک کا ہی مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ اور شیطان کا سب سے بڑا حملہ جو انسان پر ہوتا ہے وہ شرک ہی ہے

خدا تعالےٰ کی پاک کتاب

قرآن شریف سے ظاہر ہے کہ خدا تعالےٰ دوسرے گناہوں کو اگر چاہے تو بخش دیگا۔ مگر شرک کو نہیں اور درحقیقت انسان کی کیسی کمزوری اور شرارت ہے کہ وہ خدا جس نے ہمارے لئے طرح طرح کے آسائش کے سامان پیدا کئے ہیں۔ اس سے روگردانی کریں جیسا کہ زمین پیدا کی ہے تاکہ ہم اس پر چلیں پھریں۔ محنت کریں۔ کوشش کریں اور بڑے بڑے مرتبے پائیں پھر اس زمین میں مختلف قسم کی تاثیریں رکھی ہیں۔ وہی زمین ہوتی ہے۔ کہ ہم اس میں گیہوں کا دانہ ڈالتے ہیں اور کچھ دنوں تک معدوم ہو جانے کے بعد وہ دانہ تھوڑا سا باہر نکلتا ہے۔ پھر مختلف زمانوں اور ہواؤں میں سے گزر کر وہ ایک عرصہ کے بعد اس قابل ہو جاتا ہے کہ اس میں اسی قسم کے سینکڑوں دانے اور نکل آتے ہیں اور وہ انسان کی خوراک کا سامان کرتے ہیں۔ پھر اسی زمین میں کئی کا دانہ ڈالتے ہیں اور وہ اسی زمین کی تاثیر سے اپنی طاقت کے مطابق اثر حاصل کر کے بڑھتا۔ اور آخر انسان کی غذا کے کام آتا ہے اور مختلف فوائد زمین میں رکھے گئے ہیں۔ کہ جو

ہماری زندگی

اور آرام اور آسائش کے محافظ ہوتے ہیں۔ پھر پہاڑ پر ندیاں بنائے ہیں۔ جن سے سینکڑوں فوائد روزانہ اٹھاتے ہیں۔ اسی طرح اور عناصر۔ پس خدا کو بھی شرک کا دل میں رکھنا ایسا خوفناک امر ہے اور ایسی بے حیائی ہے کہ اگر خدا تعالےٰ رحیم و کریم نہ ہوتا۔ تو قریب تھا۔ کہ انسان ٹکڑے ٹکڑے کر کے ایک ایسے عذاب میں ڈالا جاتا۔ جس سے کبھی نجات نہ ہوتی۔ مگر یہ اس کی رحمانیت ہے۔ جو انسان کو اب تک بچائے جاتی ہے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ یہ لوگ جو شرک کرتے ہیں۔ یہ شیطان سرکش کی پیروی کرتے ہیں۔ وہ شیطان جس نے کہ یہ کہا ہے۔ کہ میں تیرے بندوں میں سے ایک مقرر حصہ لوں گا۔ یعنے اپنے لئے مخصوص کر لوں گا۔ جو کہ تجھ سے غافل ہوں گے۔ میں تیرے بندوں پر

شرک کا حربہ

چلاؤں گا۔ ان کے آگے سے حملہ کروں گا اور پیچھے سے حملہ کروں گا۔ غرض کہ دائیں طرف سے بائیں طرف سے اور ان کے پاؤں کے نیچے سے میں ان پر یہ حربہ چلاؤں گا۔ میں ان کو گمراہ کر دوں گا ان کو لالچ دوں گا۔ اور ان کو حکم کروں گا۔ پس وہ جانوروں کے کان کاٹ کر خدا کی مخلوق کو دوسروں کے لئے مخصوص کریں گے۔ پس جس نے کہ شیطان کو دوست قرار دیا ہے۔ یعنے شرک کیا۔ کیونکہ اس کا یہی حملہ ہے۔ پس وہ بڑے ہی ٹوٹے اور خسارہ میں ہے۔ پھر خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ شیطان کا وعدہ جو ہے۔ یہ صرف ایک دھوکے کی ٹٹی ہے اس مقام پر خدا تعالےٰ نے مشرک کے حق میں فرمایا ہے۔ کہ وہ بخشا نہیں جاوے گا۔ وہ شیطان کا تابعدار ہے اور یہ کہ وہ کبھی کامیاب نہ ہوگا۔ پہلی دو باتیں تو ایسی ہیں کہ ان میں مشرک ہمارا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ اور کہہ سکتے ہیں کہ ہم بھی بخشے جاویں گے۔ اور ہم شیطان کے تابعدار نہیں۔ مگر تیسری بات خدا تعالیٰ نے ایسی فرما دی ہے۔ کہ جس سے پہلی دو باتیں بھی تصدیق ہو جاتی ہیں۔ یعنی مشرک کامیاب نہیں ہونگے سو

حضرت آدم ؑ

سے لے کر آج تک دیکھ لو کہ کیا مشرک کبھی بھی کسی نبی کے مقابلہ میں کامیاب ہوئے۔ حضرت نوح ؑ ہودؑ۔ صالح ؑ۔ شعیب ؑ۔ ابراہیم ؑ موسےٰ ؑ۔ عیسیٰ ؑ اور سب سے آخر میں اور سب سے بڑھکر حضرت نبی کریم ؐ تھے کہ جن کو شرک سے مقابلہ کرنا پڑا تھا۔ نتیجہ کیا ہوا؟ کیا ان مشرکوں کا کوئی نام لیوا ہے؟ کوئی نہیں جو کہے کہ میں فرعون یا ابوجہل کی اولاد میں سے ہوں۔ اُن لوگوں کی اولاد اپنے آپ کو چھپاتی ہے اور اپنے آباؤ اجداد کے اور نام تبلاتی ہے۔ یہ کیوں؟ اس لئے کہ شرک کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔ اور چونکہ ان لوگوں پر خدا کے عذاب نازل ہوئے اور وہ ناکام ہوئے اس لئے ان کی اولاد بھی ان کو بُرا بھلا کہتی ہے۔ اور اس کو پسند نہیں کرتی کہ ان کو ان مشرکوں کے ساتھ منسوب کیا جاوے۔ پس یہ اور بدیہی ثبوت ہے۔ جو خدا تعالیٰ نے اسبات کے ثبوت کے لئے پیش کرتا ہے کہ یہ لوگ شیطان کے مرید اور نہ بخشے جانے والے ہیں۔ غرض یہ شرک ایک ایسا پوشیدہ مرض ہے۔ جیسا کہ مریض کو تپدق جو رفتہ رفتہ انسان کو ہلاک کر کے ہی چھوڑتی ہے یا ایک درخت کو کیڑا کہ ایک مدت کے بعد ایک بڑے عالیشان درخت کو گرا کر زمین کے برابر کر دیتا ہے۔ پس اس سے بچنے کے لئے انسان کو کامل تقویٰ اور پرہیزگاری کی ضرورت ہے

انسان کو چاہیئے

کہ ہر وقت اپنی نظروں کے سامنے خدا تعالےٰ کی صفات کو رکھے تاکہ ہر گھڑی اس کا دل خدا کی طرف جھکا رہے اور خدا بھی اس پر اپنا سایہ ڈالے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اوپر کی طرف اس نے شیطان کے حملوں سے محفوظ رکھی ہے۔ پس انسان کو چاہیئے کہ وہ دوڑ کے خدا تعالےٰ کے سایہ کے نیچے آجاوے۔ کیونکہ جو اس کے سایہ کے نیچے آجاتا ہے۔ وہ شیطان کے حملوں سے بالکل محفوظ ہو جاتا ہے۔ گو شیطان کتنا ہی زور خرچ کرے کہ کس طرح اس مرد صالح کو پھسلائے۔ مگر خدا تعالےٰ کی قہر والی نظر اس کو جلا دیتی ہے۔ اور اس کو مجال اور طاقت نہیں ہوتی کہ وہ پھر اس انسان کی طرف نظر بھر کے دیکھ بھی سکے۔ اور اگر بجائے اس کے ہم سستی کریں اور غفلت کو کام میں لاویں تو ہم کو ایک دم کی بھی فرصت نہیں ملتی کہ ہم اپنے آپ کو اس جنگ کے لئے تیار کریں۔ جو کہ ہر وقت ہم کو شیطان سے پیش آتی ہے۔ ایسی حالت میں وہ ہمارے ایمان کو اچک لے جاتا ہے اور ہم کو تہیدست چھوڑ جاتا ہے۔ ہم بکریوں کی طرح ہیں۔ بلکہ ان سے بھی کمزور اور شیطان ایک طاقتور بھیڑیا ہے۔ پس جب تک کہ ہم خدا تعالیٰ جو کہ ہمارا نگہبان ہے۔ اس کے سامنے ہیں تب تک تو شیطان کے خونخوار حملہ سے محفوظ ہیں مگر جب

ذرا سی غفلت

کی وجہ سے ہم اس کی نظروں سے اوجھل ہوتے۔ کہ شیطان نے ہم کو ایک ہی حملہ میں مغلوب کر لیا۔ خدا تعالیٰ کی نظروں سے غائب ہونے کے یہ معنے نہیں کہ کبھی ایسا بھی موقعہ آجاتا ہے کہ خدا ہم کو نہیں دیکھتا نہیں بلکہ وہ تو بصیر ہے۔ میری اس سے یہ مراد ہے کہ جب ہم اس کی خاص نظر رحم کو اپنی کسی بدکرداری کی وجہ سے دور کر دیں اور اس لئے ہم کو چاہیئے۔ کہ ہر وقت خدا تعالےٰ کے زیادہ سے زیادہ قریب ہونے کی کوشش کریں اور اس کے لئے وہ ہم سے وعدہ کرتا ہے کہ جب ایک قدم تم میری طرف آؤ گے تو میں دو قدم تمہاری طرف آؤں گا۔ اگر تم میری طرف تیز چلکر آؤ گے۔ تو میں دوڑ کر آؤں گا۔ پس جب تک کہ ہم خدا تعالےٰ کی طرف تیز قدموں سے بلکہ دوڑ کر نہ جائیں گے۔ ہماری ایسی حالت ہے۔ جیسا کہ ایک بندھی ہوئی بکری بھیڑیئے کے سامنے۔ اور جس کو کہ بھیڑیا ایک ہی حملہ سے اچک کرلے جاوے گا۔ پس ہر کام کرتے ہوئے اور ہر لفظ کے بولتے ہوئے شرک کا دھیان کر لو۔ تاکہ ایسا نہ ہو کہ خدا تعالےٰ سے دور اور شیطان کے شکار ہو جاؤ۔ اس وقت ممکن ہے کہ بعض لوگوں کے دل میں یہ خیال پیدا ہو کہ میں نے شرک کا اس طرح بیان کیا ہے گویا کہ دنیا میں اور کوئی گناہ ہے ہی نہیں۔ لیکن نہیں میرا مطلب یہ نہیں۔ بلکہ

میرا مطلب یہ ہے

کہ شرک ہی سے دوسرے گناہ بھی پیدا ہوتے ہیں جب ایک انسان شرک سے بالکل پاک ہو تو کیونکر ممکن ہو سکتا ہے کہ وہ کوئی گناہ کرے۔ کیونکہ جب وہ خدا تعالےٰ کی کل صفات پر ایمان رکھتا ہے تو وہ کوئی برائی نہیں کر سکتا۔ چور جب چوری کو جاتا ہے۔ اگر اسکو یہ ایمان ہو کہ ایک خدا ہے جو دیکھتا ہے اور گناہ کی سزا دیتا ہے۔ تو پھر وہ کبھی چوری نہیں کر سکتا۔ اسی طرح دوسرے گناہ کرنے والے اگر بجائے مخلوق الٰہی سے ڈرنے کے خود خالق سے ڈریں۔ تو وہ ان تمام ذیبوں اور گندگیوں کو چھوڑ دیں۔ جو کہ بصورت دیگر ان کے دلوں میں جاگزیں ہوتے ہیں۔ باقی

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

موصی احباب توجہ فرمائیں

مندرجہ ذیل موصی صاحبان کی رقوم اُن کے وصیت نمبر نہ ملنے کی وجہ سے بغیر اندراج پڑی ہوئی ہیں۔ لہٰذا اُن کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے اپنے وصیت سے دفتر کو اطلاع دیں۔ اور اگر اُن کو اپنے وصیت نمبر معلوم نہ ہوسکیں۔ تو پھر کم از کم سابقہ سکونت کے تحریر فرمائیں۔ تاکہ نمبر تلاش کرکے اُن کی ادا کردہ رقوم کا اندراج اُن کے کھاتہ جات میں کردیا جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نیز اطلاع دیتے وقت مندرجہ کوپن نمبر و تاریخ کا حوالہ ضرور دیں۔ کیونکہ بغیر کسی کوپن نمبر کے اور تاریخ کے کسی رقم کا تلاش کرنا مشکل ہے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ ربوہ ضلع جھنگ)

نام موصی	کوپن نمبر و تاریخ	رقوم
چوہدری برکت علی صاحب کھریپر سیالکوٹ	۴۱۷۶ — ۶/۱/۵۱	۴۵/-
مولوی محمد شریف صاحب سرگودھا	۲۰۶۶ — ۶/۱/۵۱	۳/-
نذیر احمد امرت سری ہیڈ کوارٹرس سول لائن لاہور	۱۱۳۷ — ۱۱/۱/۵۱	۱۷/۴
ڈاکٹر عقیل بن عبد القادر صاحب "	"	۱۳/-
ملک عبد العزیز کھنری سندھ	۳۶۸۵ — ۱۴/۱/۵۱	۵/۸
محمد عاشق صاحب "	"	۶/[illegible]
مولوی عبد الکریم صاحب ایبٹ آباد ہزارہ	۱۶۰۹ — ۱۷ ۱/۵۱	۶/-
والدہ نصیر الدین علی صاحب راولپنڈی	۴۱۴۶ — ۱۷ ۱/۵۱	۵/-
محمود احمد صاحب " "	"	۴۰/-
مستری فضل کریم صاحب "	"	[illegible]
عبد الحق صاحب سیکرٹری مال پنڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ	۴۳۷۱ — ۱۸ ۱/۵۱	۹/-
منشی غلام محمد محمد آباد سٹیٹ سندھ	۴۳۹۶ — ۲۰ ۱/۵۱	۸/-
خواجہ بشیر احمد صاحب راولپنڈی	۱۱۱۷ — ۲۰ ۱/۵۱	۲۰/-
سید سبحان شاہ صاحب "	"	۱۰/-
عبد الحق صاحب	"	۵/۸
رفیع الدین صاحب بٹ راولپنڈی	"	۱۵/-
بشارت احمد صاحب "	"	۵۸/۸
فضل الدین صاحب پشاور	۴۴۰۸ — ۲۰ ۱/۵۱	۱۶/۵
خیر محمد جلال پور سرگودھا	۲۲۳۵ — ۲۱ ۱/۵۱	۵/-
مبشر احمد صاحب کسموں افریقہ	۱۱۵۰ — ۲۴ ۱/۵۱	۱۸/۶
"	"	۱۸/۶
فضل احمد صاحب نیروبی افریقہ	۴۰۶۴ — ۲۴ ۱/۵۱	۵/۸/۶
الف دین صاحب سیکرٹری مال مانسہرہ کیمپ	۴۴۸۹ — ۲۵ ۱/۵۱	۳/۸
عبد المجید صاحب گورو دوزنانگوٹی حسو بلیل جھنگ	۴۴۹۲ — ۲۵ ۱/۵۱	۱۳/۸
چوہدری عبد الرحیم صاحب چک ۹۰/۱۰۷ منٹگمری	۲۲۶۸ — ۲۵ ۱/۵۱	۲۰/-
عبد الواحد صاحب خوشاب سرگودھا	۲۲۷۰ — ۲۵/۱/۵۱	۴/-
ماسٹر عبد الحکیم حلقہ گنج کلوڈ روڈ لاہور	۴۵۷۴ — ۲۷ ۱/۵۱	۴/-
چوہدری ملک دین صاحب بشیر آباد سٹیٹ سندھ	۴۵۷۹ — ۲۸ ۱/۵۱	۴۰/-

نام موصی	کوپن نمبر و تاریخ	رقوم
مولوی عبد المنان صاحب عملہ ریسرچ لاہور	۲۲۹۴ — ۲۸ ۱/۵۱	۹/۶/-
مولوی جمیل احمد صاحب ڈرگ روڈ کراچی	۴۶۰۶ — ۲۸/۱/۵۱	۴/۸
غلام مصطفیٰ صاحب عملہ ہوسٹل کالج	۴۲۹۷ — ۲۹/۱/۵۱	۵/۰/-
نذیر بیگم رام نگر لاہور	۴۶۰۷ — ۲۹ ۱/۵۱	۶/-
اہلیہ شیخ محمد حسین صاحب آئل ملز لائل پور	۲۳۱۷ — ۳۱ ۱/۵۱	۱۰/-
محمد شریف صاحب سرگودھا	۲۳۴۸ — ۱ ۲/۵۱	۲/-
اہلیہ صاحبہ چوہدری فضل حسین صاحب وکیل المال ربوہ	۲۳۷۷ — ۵ ۲/۵۱	۱۶/۸
امۃ الباسط صاحبہ بنت "		۲/-
مستری محمد الدین صاحب ربوہ	۲۳۷۹ — ۵ ۲/۵۱	۶/۲/-
نصیر احمد صاحب سکھر سندھ	۴۷۱۵ — ۶ ۲/۵۱	۲۰/-
حمید احمد صاحب "	"	۲۵/-
خورشید بیگم صاحبہ انبالہ سٹیٹ	۴۷۳۰ — ۷ ۲/۵۱	۱۰۶/-
ناصر احمد صاحب چک ۲۴۴ گ ب لائل پور	۲۰۸۴ — ۷ ۲/۵۱	۳۸۶/۱۱/۶
سحاب میجر چوہدری ناصر احمد صاحب		۳۸۳/۵/۶
غلام حسن صاحب چک ۲۷۵ R.B لائل پور	۴۷۸۰ — ۸ ۲/۵۱	۴/-
رحمت اللہ صاحب "	"	۵/-
قریشی عبد السلام صاحب کوئٹہ	۴۶۷۸ — ۱۲ ۲/۵۱	۵/-
ظفر اللہ صاحب صوفی بازار نواب شاہ سندھ	۴۷۸۸ — ۱۱ ۲/۵۱	۲۰/-
محمد اسمٰعیل صاحب چک ۲۷۶ R.B لائل پور	۲۴۷۴ — ۱۴ ۲/۵۱	۸/-
محمد علی صاحب پریذیڈنٹ بوریوالہ ملتان	۴۸۸۴ — ۱۱ ۲/۵۱	۱۴/۴
مستری محمد حسین صاحب اوکاڑہ منٹگمری	۴۸۱۵ — ۱۷ ۲/۵۱	۱۱/۸/-
چوہدری ورد علی صاحب کراچی	۴۸۸۸ — ۱۷ ۲/۵۱	۲۰/-
مستری سراج دین صاحب "	"	۱۳/-
محمود احمد صاحب نور نگر اسٹیٹ سندھ	۴۹۰۳ — ۱۹ ۲/۵۱	۴/۸/-
چوہدری محمد حسین حلقہ سول لائن لاہور	۵۰۰۳ — ۲۲ ۲/۵۱	۹/۸/-
میر عبد اللہ صاحب سکھر سندھ	۵۰۰۷ — ۲۴ ۲/۵۱	۲۶/-
غلام محمد صاحب بڈھیار چک ۸۵ شمالی سرگودھا	۵۰۱۴ — ۲۴ ۲/۵۱	۱۰/-
الف دین صاحب سیکرٹری مال مانسہرہ کیمپ	۵۰۴۳ — ۲۵ ۲/۵۱	-/۸/-

(باقی)

بین الاقوامی مسائل کے متعلق پاکستان کا مسلک

کوریا

جہاں تک کوریا میں جنگ کا تعلق ہے۔ پاکستان نے اپنے رویہ کی توضیح ۳۰ جون ۱۹۵۰ء کو کردی ہے کہ شمالی کوریا نے جنوبی کوریا کے علاقہ پر حملہ کرکے جارحانہ اقدام کیا ہے۔ پاکستان نے اس علاقہ میں امن امان قائم کرنے کے سلسلہ میں سلامتی کونسل کی قرارداد کی حمایت کی ہے

جنوبی افریقہ

جنوبی افریقہ میں ہندوستانی اور پاکستانی نسل کے باشندوں کے سلسلہ کا جہاں تک تعلق ہے۔ حکومت پاکستان نے اس کو جلد از جلد حل کرنے کی پوری جدوجہد کی۔ اس مسئلہ پر اقوام متحدہ کی قرارداد کی شرائط کے مطابق جنوبی افریقہ کی یونین اور پاکستان کو یکم اپریل ۱۹۵۱ء سے پیشتر ایک گول میز کانفرنس طلب کرنی تھی۔

اقوام متحدہ کے زیر اہتمام ۱۹۵۰ء میں اس قسم کی کانفرنس طلب کرنے کی تجویز کی گئی تھی۔ اور اس سلسلہ میں تینوں متعلقہ ممالک کے نمائندے باضابطہ گول میز کانفرنس کے لئے ایجنڈے کا تعین کرنے کے لئے کیپ ٹاؤن میں جمع ہوئے۔ بالآخر نمائندے ایک فارمولا پر متفق ہوگئے۔ لیکن مجوزہ کانفرنس کے منعقد ہونے سے پہلے جنوبی افریقہ کی یونین کی حکومت نے گروپ ایریا ایکٹ منظور کردیا۔ اس پر حکومت ہندوستان نے کانفرنس میں شرکت کرنے سے انکار کردیا۔

بہرصورت حکومت پاکستان نے مداخلت کی اور حکومت جنوبی افریقہ نے یہ یقین دہانی کی۔ کہ مذکورہ ایکٹ دسمبر ۱۹۵۱ء میں نافذ نہیں کیا جائے گا۔ اور یہ کہ کانفرنس ستمبر یا دسمبر میں منعقد ہوگی۔ یونین گورنمنٹ نے تسلیم کیا۔ کہ اگر گول میز کانفرنس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ گروپ ایریا ایکٹ تبدیل کرنے کی ضرورت ہے تو وہ اس منظور شدہ قانون کو پارلیمنٹ کے سپرد کرنے کو تیار رہے۔ حکومت ہندوستان نے کانفرنس میں شرکت کرنے سے اتفاق نہ کیا۔ اور اپنے نمائندہ مقیم نیویارک کو اسمبلی کے پانچویں اجلاس کے ایجنڈے میں ان مدوں کو شامل کروانے کی ہدایت کی۔ اور ایسا ہی کیا گیا۔

پاکستان نے گول میز کانفرنس کے طلب کروانے کی زبردست کوشش کی۔ کیونکہ جنوبی افریقہ کے مسئلہ کا جلد از جلد حل ہندوستانی اور پاکستانی نسل کے لوگوں کے لئے بہت ضروری تھا۔ جنہیں تجارتی اور دیگر معذوریاں لاحق ہیں۔ لہٰذا پاکستان نے متفقہ فارمولا پر کانفرنس میں شرکت کرنا اس شرط پر منظور کیا۔ کہ اقوام متحدہ کی اس قرارداد کی شرائط پر اثر نہ پڑے جو پانچویں اجلاس میں منظور کی گئی تھی۔

بدقسمتی سے جنوبی افریقہ کی حکومت نے نہ صرف اقوام متحدہ کی قرارداد کو نظر انداز کیا۔ بلکہ گروپ ایریا ایکٹ کو بھی عملی جامہ پہنادیا۔ جس سے گول میز کانفرنس کا منعقد ہونا ناممکن ہوگیا۔

ایرانی تیل کا مسئلہ

جہاں تک ایرانی تیل کے حالیہ مسئلہ کا تعلق ہے۔ تیل کو قومی ملکیت بنانے کے سلسلے میں پاکستان کی مکمل ہمدردی ایران کے ساتھ تھی۔ وزیر خارجہ پاکستان نے ایک بیان میں کہا کہ "صورت حال بہت نازک اور سنگین ہے۔ اور اس سے خطرناک نتائج پیدا ہونے کا امکان ہے۔ میں نے حال میں لندن میں امید ظاہر کی تھی کہ ایک قابل اطمینان اور باعزت حل اور سمجھوتہ ہوسکتا ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ اس مسئلہ کے متعلق پاکستانی علوم میں زبردست تشویش پائی جاتی ہے۔ اور ہماری ہمدردیاں مکمل طور سے ایران کے ساتھ ہیں۔ اگر کوئی آزاد مملکت اپنی اقتصادی حالت اور صورت حال کے پیش نظر اپنی مخصوص صنعت یا صنعتوں کو قومی ملکیت بنانا چاہے تو اسے ایسا کرنے کی آزادی حاصل ہے۔ یہ صحیح ہے کہ اس معاملہ سے دیگر ملکوں کا بھی تعلق ہے۔ اور آخری طور پر حسابات کی تطبیق ضروری ہے۔ ہمیں امید ہے کہ متعلقہ فریقوں کے درمیان ہر بات دوستانہ طور پر جلد طے ہوجائے گی۔ ہم نے کوئی خاص تجویز پیش نہیں کی۔ کیونکہ ابھی تک کوئی ایسی بات پیدا نہیں ہوئی ہے۔ جو دشواریوں کا باعث ہو۔ لیکن ہماری ہمدردیوں کے متعلق سب کو علم ہے۔ اور قومی ملکیت کے بنانے کے مسئلہ پر حکومت برطانیہ کو تو کوئی اعتراض ہو ہی نہیں سکتا۔"

شام اور اسرائیل

اسرائیل سے شام کے موجودہ تنازعہ کے سلسلے میں پاکستان نے شام کی مکمل طور پر حمایت اور عارضی صلح کی شرائط کی خلاف ورزی کے سلسلے میں اسرائیل کی مذمت کی۔ مسٹر لیاقت علی خان وزیر اعظم پاکستان نے ایک بیان میں وزیر اعظم شام کو یقین دلایا۔ کہ شام کے مسئلہ کو پاکستان اپنا مسئلہ سمجھتا ہے۔ مسٹر لیاقت علی خان نے اپنے بیان میں کہا۔ کہ اسرائیل نے جسے قائم ہوئے تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ اس مختصر مدت میں صاف طور پر ثابت کردیا ہے۔ کہ وہ عارضی صلح کمیشن کی ہدایتوں پر عمل نہیں کرے گا۔ ممکن ہے عربوں کے خلاف اسرائیل ملک گیری کے صریحی رجحان کا سدباب کردے

ہمیں بھروسہ ہے۔ کہ سلامتی کونسل اسرائیل کی کھلی جارحانہ حرکتوں کو نظر انداز نہ کرے گی۔ اور شام کے حقوق کی حفاظت کے لئے مؤثر تدابیر اختیار کرے گی۔ تاکہ یہ واقعہ ایک نئی آگ نہ بھڑکا دے۔"

صندلین - خون پیدا کرتی اور خون صاف کرتی ہے - قیمت خوراک ایک ماہ ۶۰ گولی دو روپے - دواخانہ نورالدین جودھامل بلڈنگ لاہور

جسم کی صحت دماغ کی روشنی

بہت سی بیماریاں بدبوؤں سے پیدا ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے بدبودار چیزیں استعمال کرکے یا جسم کو گندہ رکھ کے مسجدوں اور مجلسوں میں آنا منع کیا ہے۔ خوشبوئیں صحت کے لئے اچھی ہوتی ہیں۔ اور بہت سی بیماریوں کا علاج ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جمعہ اور مجالس میں آنے سے پہلے خوشبو لگانے کا حکم دیا ہے۔ صفائی نہ رکھنا جسم یا کپڑوں کا بدبودار رکھنا نیکی نہیں۔ اگر یہ نیکی ہوتی تو اسلام اس کا حکم دیتا۔ صفائی رکھنا اور خوشبو لگانا عیاشی نہیں اگر ایسا کرنا عیاشی ہوتا۔ تو اسلام اس کا حکم نہ دیتا۔ بیمار ہو کر علاج کرنے سے بہتر ہے کہ انسان بیماری کو آنے سے بھی روکے اور اس کا ایک ہی علاج ہے یعنی صفائی پسندی اور خوشبو کا استعمال۔ خوشبوؤں کے کارخانے عام طور پر ہندوستان میں رہ گئے ایسٹرن پرفیومری کمپنی کے عطر پاکستان میں تیار کئے جاتے ہیں اور ہندوستان سے آنے والے عطروں سے قیمت میں کم ہیں۔ خوشبو میں اچھے ہیں مختصر فہرست ذیل میں درج ہے۔

قیمت فی تولہ

سر	چنبیلی	[illegible]	خس	حنا	گل شبو
۲۰/-	۵	۲۰	۱۵	۱۵	۲۰
	۸	۱۵	۸	۸	۱۵
	۱۵	۱۸	۵	۵	۸
					۵

حنا عنبری	گل نار	نرگس شہلا	سنجری	شام شیراز	باغ و بہار	موتیا
۲۰	۱۵	۱۸	۸	۱۵	۱۵	۵
۱۵	۸	۵	۵	۸	۸	۸
۸	۵			۵	۵	۵
۵						

جو ہم عطر پانچ روپیہ تولہ دیتے ہیں وہ دوسرے کارخانوں میں ہندوستان سے آیا ہوا آٹھ روپے تولہ بکتا ہے۔ اور جو آٹھ روپیہ تولہ دیتے ہیں وہ بارہ روپیہ تولہ بکتا ہے اور جو پندرہ روپیہ تولہ دیتے ہیں وہ بیس روپے تولہ بکتا ہے۔ اور جو بیس روپے تولہ دیتے ہیں۔ وہ تیس روپے تولہ بکتا ہے۔

گرمیوں کے لئے عطر باغ و بہار اور خس کا عطر خاص تحفہ ہیں۔

سپرٹ کے عطر بھی جنبیلی گلاب خس جوہی۔ اوپون۔ سماجی روز اور باغ و بہار اعلیٰ قسم کے ایک روپیہ فی شیشی مل سکتے ہیں خس اور باغ و بہار موسم گرما کے خاص عطر ہیں۔

ایسٹرن پرفیومری کمپنی ربوہ ضلع جھنگ (پاکستان)

قیمت اخبار جلد سے جلد بذریعہ منی آرڈر بھجوائیں

جن احباب کی قیمت اخبار ستمبر ۱۹۵۱ء میں ختم ہے۔ ان کی فہرست اخبار الفضل مورخہ ۱۱ اگست ۱۹۵۱ء میں چھپ چکی ہے۔

بعض احباب کیطرف سے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر آنی شروع ہو گئی ہے۔ بعض احباب ابھی بھجوانے کی فکر اور کوشش میں ہیں جو احباب وی۔ پی کے انتظار میں ہوں۔ ان کی خدمت میں عرض ہے کہ وی۔ پی کا انتظار نہ کریں قیمت بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں۔ اگر وقت کے اندر اندر ان کی طرف سے قیمت نہ آئی۔ تو پہ ان کی خدمت میں تا وصولی قیمت نہیں بھجوایا جا سکیگا کیونکہ وی پی کے ذریعہ قیمت دیر سے ملتی ہے۔ بعض دفعہ دو کا عرصہ سالوں کا بھی ہوتا ہے۔ ڈاک خانہ میں چالیس ہزار سینتالیس روپے کی رقم ۱۹۴۷ء سے پھنسی ہوئی ہے۔ (مینیجر)

"عقیدہ ختم نبوت"

بقیہ صفحہ ۴

در کشاد ختم ہا تو خاتمی
در جہان روح بخشاں حاتمی

یعنی اے مخاطب مثنوی جس طرح اعلیٰ درجہ کے کاریگر کو تو کہتا ہے کہ تجھ پر صنعت اور دستکاری کا فن ختم ہے۔ اسی طرح تو آنحضرتؐ کو مخاطب ہو کر کہہ سکتا ہے کہ بندشوں کے کھولنے اور عقدہ ہائے لاینحل کے حل کرنے میں تو خاتم یعنی یگانہ روزگار ہے اور روحانیت بخشنے والوں کی دنیا میں تو حاتم کی طرح سخاوت میں لاثانی ہے

صد ہزاراں آفریں بر جان او
بر قدوم و دور فرزندان او

یعنی آنحضرتؐ کی روح پر فتوح پر لاکھ آفریں ہو۔ اور اگرچہ آپ کا جسمانی بیٹا کوئی نہیں ہے۔ لیکن آپ کے روحانی فرزند ہوتے رہیں گے اور ان کا دور چلے گا۔ ایسے فرزندوں پر بھی لاکھ آفریں ہو۔

آں خلیفہ زادگان مقبلش
زادہ اند از عنصر جان و دلش

یعنی وہ آنے والے فرزند آپ کے خلیفہ زادے ہیں جو آپ کی جان اور دل کے عنصر سے پیدا ہوئے ہیں نہ کہ جسم کے عنصر سے۔

گر ز بغداد و ہری یا از رے اند
بے مزاج آب و گل نسل وے اند

یعنی چاہے وہ روحانی فرزند بغداد میں رہتے ہوں چاہے شہر ہرات میں اور چاہے شہر رے میں ہوں وہ آپ کی نسل میں۔ نہ جسمانی طور پر بلکہ روحانی طور پر

شاخ گل ہر جا کہ روید ہم گل است
خم مل ہر جا کہ جوشد ہم مل است

پھول کی شاخ کہیں جگہ اگے۔ پھر بھی اس کا پھول پھول ہے اور شراب کا مٹکا کسی جگہ جوش میں آئے پھر بھی اس کے اندر شراب ہی بنتی ہے۔

گر ز مغرب بر زند خورشید سر
عین خورشید است نے چیزے دگر

اگر بالفرض سورج مغرب سے طلوع ہو تو بھی وہ سورج ہی ہے اور کوئی چیز نہیں ہے۔ یعنی آپ کے روحانی فرزند آپ ہی کی ذات کا ظہور ہیں چاہے وہ کسی ملک میں پیدا ہوں۔

عیب چیناں را ازیں دم کور دار
ہم بہ ستاریٔ خود اے کردگار

اے خدا تو ستار اور عیب پوش ہے جو لوگ آپ کے روحانی فرزندوں کی مخالفت کرتے اور ان پر اعتراض کرتے ہیں ان کو آپ کی دعا "ابدی" سے محروم اور اندھا رکھ۔

مولانا روم کے روحیہ کے کلام سے مندرجہ ذیل نتائج پیدا ہوتے ہیں۔

(۱) یہ کہ اگر ریاضت مجاہدہ اور عبادت کے ذریعہ سے ایک مسلم شکوک و شبہات کی وادیٔ پرخار سے باہر نکل کر حق الیقین تک پہنچ جائے تو اس پر وحی کا نزول ہوتا ہے یا بالفاظ دیگر وحی کا دروازہ بند نہیں ہے۔

(۲) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا امتی بھی درجہ نبوت پا سکتا ہے۔

(۳) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس لئے خاتم الانبیاء رہیں کہ ان جیسا نبی نہ پہلے کوئی ہوا اور نہ بعد میں ان جیسا کوئی نبی ہوگا۔

(۴) اگرچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کوئی جسمانی بیٹا تسلیم نہیں کیا گیا۔ لیکن ان کے روحانی فرزند ہوتے رہیں گے جو ان کا کامل بروز ہوں گے۔

الفضل میں اشتہار دیکر فائدہ اٹھائیں۔

رجسٹرڈ
حب اٹھرا
تیار کردہ
میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ
لاہور کے مقامی احباب مقررہ قیمتوں پر ہم سے طلب فرمائیں
عزیز احمد سلونی دکاندار ملحقہ نیلا گنبد باغ لاہور

دونوں جہان میں فلاح
پانے کی راہ
کارڈ آنے پر
مفت
عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

بقیہ لیڈر صفحہ ۳ سے آگے

سچی بات وہی ہے۔ جو میں کہتا ہوں۔ کہ کفار اللہ تعالیٰ کے دین سے رکیں۔ تو یہ بہت اچھا ہے۔

یہ درست ہے کہ مخالفت سے زیادہ جوش پیدا ہوتا ہے۔ اور انسان کے جوہر کھلتے ہیں۔ لیکن مخالفت کی تمنا کرنا اسلام میں کہاں جائز ہے؟ ایک جدوجہد میں جو مخالفانہ روکیں قدرتاً پیدا ہوتی ہیں۔ ان پر فتح پانا بہادری کی بات ہے۔ رکاوٹوں پر قابو پانے کی مشق کرنا یہ بھی اچھی بات ہے۔ لیکن تبلیغ اسلام میں اگر اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں جو سہولتیں پیدا کر دی ہیں۔ ان سے فائدہ نہ اٹھانا کفران نعمت ہے۔ اور یہ کہنا کہ یہ سہولتیں نہ ہوں۔ تو پھر اسلام ترقی کریگا۔ محض شاعرانہ بدحواسی ہے۔ اور کچھ بھی نہیں۔ یہ تو ایسی ہی بات ہے۔ جیسے کہ مثلاً ایک آدمی کے پاس دو ہزار روپیہ ہے۔ اور وہ روپیہ کمانا چاہے۔ اور تاکہ کمانے کا زیادہ جوش پیدا ہو۔ وہ دو ہزار روپیہ جو پہلے اس کے پاس ہے۔ ضائع کر دے۔

مودودی صاحب کو جو غلطی لگتی ہے۔ وہ اس لئے ہے۔ کہ ہر زمانے کے حالات مختلف ہوتے ہیں۔ زمانے کے مختلف حالات کے مطابق ہی تبلیغی جدوجہد بھی ہونی چاہیئے۔ گذشتہ زمانے میں کفر تلوار سے اسلام کو روکتا تھا۔ اس لئے اس فضاء کو مٹانے کے لئے تلوار اٹھائی گئی۔ یہ زمانہ علم و سائنس کا ہے۔ کفار علم و سائنس سے اسلام کو مٹانا چاہتے ہیں۔ اس لئے اسلام کی تبلیغی جدوجہد بھی اسی قسم کے ہتھیاروں سے ہونی چاہیئے۔ جس قسم کے ہتھیار کفر اس کے برخلاف استعمال کرتا ہے۔ اگر مودودی صاحب بجائے اقتدار حاصل کرنے کے لئے انتخابات لڑنے کے تبلیغ اسلام کی طرف توجہ مبذول کرتے۔ تو ان کو معلوم ہوتا کہ اس زمانے میں کفر نے کیا کیا رکاوٹیں اسلام کے راستہ میں پیدا کر رکھی ہیں۔ ان پر فتح پانا کتنی ہمت مردانہ اور جرأت شجاعانہ کا متقاضی ہے۔ انکو محسوس ہوتا کہ مشکلات کے کیا کیا کوہ ہمالہ اس راستہ میں موجود ہیں۔ جن کو مٹانا آپ جیسے خیالی پلاؤ پکانے والوں کا کام نہیں۔ اسلام کی تبلیغی جدوجہد میں چونکہ آپ کا عملی کام صفر ہے۔ اس لئے آپ ان نکھٹو شاعروں کی طرح جن کے متعلق قرآن کریم میں یھیمون فی کل واد آتا ہے۔ "تیغ و سنان اول" کی تعلیاں چھوڑنے کے سوا اور کیا سوچ سکتے ہیں۔ باقیوں کی طرح تخیل کی بے پر کی چڑیاں اڑاتے رہنے کو ہی آپ اپنا بڑا کارنامہ سمجھتے ہیں۔ اور جو رکاوٹیں فی الواقعہ اس زمانے میں اسلام کے راستہ میں ہیں۔ ان سے تو گریز کرتے ہیں۔ اور جو نہیں ہیں۔ ان کی آرزوئیں کھلے جاتے ہیں

آج صرف جماعت احمدیہ ہی ایک ایسی جماعت ہے۔ جو اس حقیقت کو پا گئی ہے۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے تبلیغ اسلام کے راستہ میں جو فی الواقعہ اس زمانے نے رکاوٹیں پیدا کر دی ہیں۔ ان پر فتح پانے کے لئے جدوجہد کر رہی ہے۔ اور محض کسی دوسرے گذرے ہوئے زمانے کی رکاوٹوں کے لئے آرزوؤں کو دل میں نہیں پالتی۔ اور خواہ مخواہ ان سہولتوں کا کفران نعمت نہیں کرتی۔ جو اللہ تعالےٰ نے تبلیغ اسلام کے لئے اس زمانے میں پیدا کر دی ہیں۔ وہ ان سے پورا پورا فائدہ حاصل کر کے میدان کارزار میں گو ایک ایک انچ ہی سہی یقینی قدم کے ساتھ آگے بڑھ رہی ہے۔

واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین

برطانیہ میں انتخابات کی مہم

زبردست مقابلے کی توقع

لندن ۲۰ ستمبر۔ توقع ہے ایک نئی پارلیمنٹ اور غالباً ایک نئی حکومت اکہ دن بعد ویسٹ منسٹر میں جمع ہوگی۔ برطانیہ کی تاریخ میں آئندہ انتخابات بڑے ہی زور شور سے منائے جائیں گے انتخابی مہم جو آئندہ کئی سالوں کے لئے ملک کے سیاسی مستقبل کا فیصلہ کرنے کا باعث ہوگی۔ لیبر اور کنزرویٹو دونوں پارٹیاں اپنی اپنی کامیابی کا یقین رکھتی ہیں۔ اگرچہ گذشتہ چند ماہ کے ضمنی انتخابات سے لیبر پارٹی کی پوزیشن کچھ کمزور ہو گئی ہے۔ لیکن اگر لیبر پارٹی کی شکست کا اندازہ صحیح ثابت ہو گیا۔ تو بھی موجودہ حزب مخالف کو واضح اکثریت حاصل نہیں ہوگی۔ انتخابات کی تیاریوں کی زبردست رسہ کشی شروع ہو چکی ہے امیدواروں کا انتخاب بھی جاری ہے۔ انتخابی مہم شروع کرنے کے لئے ملک بھر میں ہال وغیرہ مخصوص کرا لئے گئے ہیں۔ لیبر پارٹی کا انتخابی منشور بالعموم پارٹی کی سالانہ کانفرنس میں یکم اکتوبر کو پیش کیا جاتا ہے۔ جو اب کے بھی کانفرنس کی منظوری سے تیار ہوگا۔

نئی پارلیمنٹ کا اجلاس ۳۱ نومبر کو سپیکر کے انتخاب اور ممبروں کے حلف لینے کے لئے منعقد ہوگا۔ اور چھ نومبر کو شاہ برطانیہ رسمی طور پر اس کا افتتاح کریں گے۔

صرف پچھلے ماہ فروری میں حکومت کو اپنے مخالفین پر سات ممبروں کی اکثریت حاصل ہو گئی۔ اس وقت پوزیشن یہ ہے۔ لیبر ۳۱۳۔ کنزرویٹو ۲۶۱۔ لبرل ۹۔ یونینسٹ ۱۰۔ آئرش نیشنلسٹ ۲۔ نیشنل لبرل یونینسٹ ۱۸۔ آزاد ۱

(اسٹار)

ایران بحران کے تاریک ترین دور میں سے گذر رہا ہے

لنڈن ۲۰ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ برطانوی سفیر سے ملاقات کے دوران میں شاہ ایران نے زور دیا ہے۔ کہ وہ ایران میں بحران کے خواہاں ہیں۔ واشنگٹن کی ایک خبر میں کہا گیا ہے کہ مسٹر ہیریمین کے قریبی حلقے موجودہ وقت کو ایرانی بحران کا "تاریک ترین دور" تصور کرتے ہیں مسٹر ہیریمین۔ اعتراف ہے کہ اگلے قدم کے متعلق وہ کچھ نہیں کہہ سکتے۔ کل لنڈن میں کابینہ نے صورت حال کا جائزہ لیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر ڈیلی نے اپنے وزارتی رفقاء سے "خاموش رہنے" کی پالیسی پر کاربند رہنے کی درخواست کی ہے (اسٹار)

مصر میں شدید سیاسی سرگرمیاں شروع ہونے والی ہیں!

لندن ۲۰ ستمبر۔ اینگلو برطانوی معاہدہ کی یکطرفہ تنسیخ کے مطالبہ کے بعد اب حالات بدلتے نظر آ رہے ہیں۔ کل شاہ فاروق نے وزیر اعظم نحاس پاشا سے ملاقات کی۔ اب شدید سرگرمیوں کا آغاز ہونے والا ہے۔ اور حکومت کے حامی اخبارات کا رجحان بدلا ہوا نظر آ رہا ہے۔ ایک اخبار نے لکھا ہے۔ اگر برطانیہ سے تازہ مذاکرات مصر کو مغربی بلاک کی صف اول میں لے آئیں تو مصر اور برطانیہ متفق ہو کر پچھلے معاہدہ کو منسوخ کریں گے۔ اور مغربی بلاک کے ارکان کے دستخطوں سے ایک دوسرا عارضی معاہدہ مرتب کیا جائے گا۔ یہ معاہدہ تیسری عالمگیر جنگ کی صورت میں برطانیہ اور مصر کے تعلقات کو خوشگوار کرے گا۔

(اسٹار)

دولت مشترکہ کے خام سامان کی کانفرنس

لنڈن ۲۰ ستمبر آئندہ ہفتہ دولت مشترکہ کی خام اشیاء کی جو کانفرنس ہونے والی ہے اس کے انتظامات میں کل سے سرگرمی پیدا ہو گئی جبکہ اس میں شرکت کرنے والے ملکوں کے افسران نے ابتدائی مذاکرات شروع کئے۔ یہ اجلاس کابینہ کے دفاتر میں شروع ہوئے ہیں۔ اور ان میں پاکستان کی نمائندگی پاکستان کی وزارت صنعت کے ایک افسر ڈاکٹر خوری کر رہے ہیں۔

یہ کانفرنس سوموار کو کابینہ کے دفاتر لارڈ پریذیڈنٹ مسٹر رچرڈ اسٹوکس کی زیر صدارت منعقد ہوگی اور اس سے پہلے وزیر اعظم مسٹر اٹیلی نمبر ۱۰ ڈاؤننگ اسٹریٹ میں ایک استقبالیہ دعوت دیں گے توقع ہے کہ خام سامان مہیا کرنے والے ملک کی حیثیت سے گفتگو میں پاکستان کافی اہم حصہ لے گا۔ (اسٹار)

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب

خدام الاحمدیہ لاہور سے خطاب فرمائینگے

مؤرخہ ۲۱ ستمبر بروز جمعہ جامعہ مسجد احمدیہ لاہور میں نماز جمعہ کے معاً بعد مکرم صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔اے نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے خدام سے خطاب فرمائیں گے۔

نیز اس موقعہ پہ خدام الاحمدیہ کی مجلس شوریٰ کے لئے نمائندگان کا انتخاب بھی ہوگا

لاہور کے جملہ خدام کا فرض ہے کہ وہ ضرور اس موقعہ پہ تشریف لائیں۔ (قائد خدام الاحمدیہ لاہور)

امریکہ کے دس لاکھ فوجی ہلاک ہو چکے ہیں

نیویارک ۲۰ ستمبر ۱۷۷۵ سے لیکر اب تک امریکہ کے دس لاکھ فوجی اپنے ملک کی خاطر لڑتے ہوئے ہلاک ہو چکے ہیں۔ یہ اعداد و شمار ۱۹ اپریل ۱۷۷۵ء سے اب تک کے ریکارڈ سے لئے گئے ہیں اس تاریخ کو برطانوی فوج نے امریکنوں پہ حملہ کیا تھا

امریکہ فضائیہ کیلئے برطانوی جیٹ بمبار

واشنگٹن ۲۰ ستمبر۔ توقع ہے کہ عنقریب امریکی فضائیہ کے لئے بھی برطانیہ کے مجوزہ جیٹ بمبار طیارے بڑی تعداد میں امریکہ میں ہی تعمیر ہونے شروع ہو جائیں گے۔ برطانوی وزارت دفاع کی درخواست پر امریکی فضائیہ کے چیف نے دو ماہ پہلے ایک خفیہ مظاہرے میں اس طیارے کا جائزہ لیا تھا۔ فضائیہ کے چیف جنرل اس سے بہت متاثر ہوئے ہیں۔ اگرچہ اس طیارے کی رفتار وزن اور سائز کی تفصیلات بتائی نہیں گئیں۔ لیکن باور کیا جاتا ہے کہ برطانیہ کا یہ سب سے تیز رفتار طیارہ ہے۔ (اسٹار)